بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرو تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہوسکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا

مکرم بلال ادلبی صاحب آف سیریا اور مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ کراچی کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 مارچ 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت جابر بن عبداللہ تھے اور یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے تھے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام وہی صحابی ہیں جن کے ذکر کے حوالے سے چند جمعہ پہلے میں نے بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے بعد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا خواہش ہے تمہاری؟ بتاؤ میں پوری کروں، تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میری خواہش ہے کہ دوبارہ زندہ کرکے دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیری راہ میں شہید ہوجاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو نہیں ہوسکتا کیونکہ مرنے والے دوبارہ دُنیا میں نہیں لوٹائے جاتے۔ بہرحال اس سے ان کی قربانی کے معیار اور اللہ تعالیٰ کے ان سے غیر معمولی سلوک کا پتا چلتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ بچپن میں ہی بیعت عقبہ ثانیہ کے دوران بیعت کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے واقعہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا تھا کہ میرا یہودی سے لیا ہوا قرض باغ کے پھل کو فروخت کرکے ادا کردینا۔ انہوں نے وہ قرض ادا کیا۔ اس زمانے میں رواج تھا کہ باغوں اور فصلوں کے مقابل پر قرض لیا جاتا تھا۔ حضرت جابر بھی اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض لیتے تھے

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا جو میرے کھجوروں کے باغ کا نیا پھل تیار ہونے تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ ایک بار سال گزر گیا مگر پھل کم لگا۔ وہ یہودی حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے آ گیا۔ میں نے اس سے مزید ایک سال کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کردیا۔ اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ چلو ہم یہودی سے جابر کے لئے مہلت طلب کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے میرے باغ میں تشریف لائے اور یہودی سے بات کی مگر یہودی نے کہا اَے ابوالقاسم! میں اسے مہلت نہیں دوں گا۔ یہودی کا یہ رویہ دیکھ کر آپ نے کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر آ کر یہودی سے دوبارہ بات کی لیکن اس نے پھر انکار کردیا۔ جابرؓ کہتے ہیں اس دَوران مَیں نے باغ سے کچھ کھجوریں توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں جو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر فرمایا جابر تمہارا جو باغوں میں چھپر سا ہوتا ہے وہ کہاں ہے؟ میں نے بتایا، تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے وہاں چٹائی بچھا دو تا کہ میں کچھ دیر آرام کروں۔ کہتے ہیں میں نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ وہاں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو میں

پھر مٹھی بھر کھجوریں لایا۔ آپ نے ان میں سے کچھ کھائیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے دوبارہ بات کی مگر وہ نہ مانا۔ آپ نے دوبارہ باغ کا چکر لگایا اور مجھ سے فرمایا جابر کھجوروں سے پھل اتارنا شروع کرو اور یہودی کا قرض ادا کرو۔ میں نے پھل اتارنا شروع کیا۔ اس دوران آپ کھجوروں کے درختوں میں کھڑے رہے۔ کہتے ہیں میں نے پھل توڑ کر یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جہاں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور قبولیت دعا کی وجہ سے پھل میں برکت کا ہم واقعہ دیکھتے ہیں وہاں قرض کی ادائیگی کے لئے صحابہ کی بے چینی بھی نظر آتی ہے۔ پس یہ روح ہے جو حقیقی مؤمن کا ایک خاص امتیاز ہونی چاہئے۔ احمدی کہلا کر پھر اس کی فکر نہیں کرتے اور قرض اتارنے کے معاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ سالوں گزر جاتے ہیں مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرو تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہو سکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا۔

قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک صحابی پر دو دینار کا قرض تھا اور اس کی وفات ہو گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اس پر دوسرے صحابی نے یہ ضمانت دی کہ مَیں ذمہ داری لیتا ہوں قرض اتارنے کی، تب آپ نے جنازہ پڑھایا اور اگلے دن پھر اس ذمہ لینے والے سے پوچھا کہ تم نے جو دو دینار اپنے ذمہ لئے تھے وہ ادا بھی کر دیئے ہیں کہ نہیں؟ پس یہ اہمیت ہے قرض کی ادائیگی کی اور یہ فکر ہونی چاہئے۔ لیکن حضرت جابر سے یہ بھی روایت ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مؤمن مال چھوڑ جائے تو یہ اس کے اہل وعیال کو ملتا ہے اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے اور جائیداد بھی ہو اور ترکہ میں گنجائش نہ ہو کہ پورا قرض ادا ہو سکے، یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی بے سہارا اولاد اور قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے گا یعنی حکومت یہ کرے گی، ذمہ دار لوگ یہ کریں گے۔ یتیم کی پرورش اور اس کے اخراجات کا انتظام کرنے کی بہت زیادہ تلقین اسلام میں کی گئی ہے۔ یہ دو مختلف مواقع لگ رہے ہیں۔ پہلے تو بلا وجہ قرض لینے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے کہ قرض کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے لواحقین اور قریبیوں کو اس ذمہ داری کو ادا کرنا چاہئے اور دوسرے موقع پر اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش کرے اور اس کا قرض اُتارے۔ پس یہ ہے اسلامی حکومتوں کے لئے ایک سبق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا کہ کس طرح ہمیں اپنی رعایا کا خیال رکھنا چاہئے لیکن بدقسمتی سے سب سے زیادہ رعایا کے حقوق جو مارے جا رہے ہیں وہ اسلامی حکومتوں میں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جابر پر شفقت کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنی وہ بیان کریں۔ حضرت جابر نے کہا کہ میں ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جانا چاہتا ہو وہ جلدی چلا جائے۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ یہ سن کر ہم جلدی جلدی چلے اور میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جس کا رنگ خاکی تھا کوئی داغ نہ تھا لوگ میرے پیچھے تھے۔ میں اسی طرح جا رہا تھا کہ وہ اونٹ اڑ گیا۔ میرے چلانے سے بھی نہ چلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو مجھے کہا کہ جابر ذرا مضبوطی سے اس کے اوپر بیٹھو اور یہ کہہ کر آپ نے اس کو اپنے کوڑے سے ایک ضرب لگائی تو اونٹ اپنی جگہ سے کود کر چل پڑا اور اس کے بعد بڑی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس اونٹ کو بیچتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں بیچتا ہوں۔

جب ہم مدینہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی صحابہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ گیا اور اس اونٹ کو مسجد کے سامنے پتھر کے فرش کے ایک کونے میں باندھ دیا۔ میں نے آپ سے کہا یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر نکلے اور اس اونٹ کے اردگرد چکر لگایا اور فرمایا یہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے کئی اَوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قیمت پوری کی پوری لے لی ہے میں نے کہا جی ہاں لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قیمت اور یہ اونٹ تمہارا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے اس اونٹ کو بھی واپس کر دیا اور قیمت بھی ادا کر دی۔ یہ شفقت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ اور ان کے بچوں کے ساتھ یہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ان کی نیکیوں کو جاری رکھیں، اپنے اوپر بھی لاگو کریں۔

حضور انور نے فرمایا : اب میں دو مخلصین کا ذکر خیر کروں گا۔ پہلے ہیں مکرم بلال ادلبی صاحب سیریا کے، گزشتہ دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور 17 / مارچ 2018ء کو رات ڈیڑھ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلال صاحب 1978ء میں پیدا ہوئے۔ انہیں جماعت سے 17 سال کی عمر میں تعارف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ صدر جماعت سیریا لکھتے ہیں کہ بلال صاحب کی سپورٹس گارمنٹس کی دوکان تھی۔ یہ سب محتاج بھائیوں کی مدد کرتے تھے۔ بڑے غیرت مند تھے۔ کسی احمدی کو اس حال میں نہ دیکھ سکتے تھے کہ اس کے پاس پہننے کو کچھ نہ ہو۔ اپنے بچوں کا بھی بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ انہیں بہترین سکولوں میں داخل کروایا۔ بڑی باقاعدگی سے چندوں کا حساب رکھنے والے، ان کی ادائیگی کرنے والے، خدمت خلق کرنے والے، نمازوں اور عبادت کا بڑا اہتمام کرنے والے، خلافت کے ساتھ انتہائی گہرا تعلق تھا۔ ہر خطبہ کو سنتے تھے۔ صدر صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں خطبہ کا خلاصہ اگلے ہفتہ سناتا تو یہ منہ ڈھانپ کر رونے لگتے تھے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ لگتا ہے خلیفہ وقت میرے بارے میں خطبہ دے رہے ہیں، یا مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا عمر گیارہ سال اور ایک بیٹی بارہ سال چھوڑے ہیں۔

دوسرا ذکر ہے سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کا جو عبدالقادر ڈار صاحب کی اہلیہ تھیں۔ یہ بھی 17 / مارچ 2018ء کو 90 سال کی عمر میں فوت ہوئی ہیں۔ آپ کے والد میر الٰہی بخش صاحب صحابی تھے۔ شیخ پور ضلع گجرات سے تعلق تھا۔ 1904ء میں بیعت کی تھی اور ان کی والدہ مریم بیگم صاحبہ مدرسۃ الخواتین قادیان کی تعلیم یافتہ تھیں۔ قرآن کریم کی تدریس سے ان کو خاص شغف تھا۔ مختلف حیثیتوں سے ان کو لجنہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو منتظمہ کمیٹی کی صدر نامزد کیا۔ کہتی ہیں جب مجھے کمیٹی کا صدر مقرر کیا تو مَیں دُعاؤں میں لگ گئی۔ گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے مدد مانگی۔ کام شروع کیا اور مجلس عاملہ کے جلدی جلدی اجلاس بلائے قیادتوں کے دَورے کئے اور ان کے سب کے سامنے اطاعت اور تنظیم سے وابستگی، اسلامی اخلاق اپنانے، بدعات کے خلاف جہاد کرنے، ناجائز اعتراضات سے بکلی پرہیز کرنے پر زور دیا۔ 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر لجنہ کراچی نامزد فرمایا۔ 1986ء سے 1997ء تک آپ نے صدر لجنہ کراچی کے فرائض سرانجام دیئے۔ لجنہ کراچی نے کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کے دَور میں بڑا کام کیا، جن میں ساٹھ کتب اور دو مجلّے آپ کے دور صدارت میں شائع ہوئے۔ آپ کے دَور میں داعی الی اللہ کی کلاس کا آغاز بھی ہوا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اچھا کام کر رہی ہیں کہ دل سے دعائیں اٹھتی ہیں۔ اللہ آپ کی عمر اور صحت اور خوشیوں میں برکت دے اور پھر آگے آپ کے مخلص ساتھیوں کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

بہت سارے ان کے واقعات ہیں کام کے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے، خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کی خدمات کو بہت سراہا۔ ایک خط

میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لکھا کہ آپ کی طرف سے لجنہ کراچی کی رپورٹ اور نہایت پرخلوص جذبات عقیدت پہنچے۔ میں آپ سب کے جذبات عقیدت اور اخلاص کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتا ہوں اور اپنے رب سے ہمیشہ آپ کے لئے بھلائی کا طالب رہتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ دن پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ لوٹا دے جن کی یادیں مجھے بہت عزیز ہیں۔

چار بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا پیدا ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اس کی وفات ہوگئی۔ بڑے صبر اور حوصلے سے کہتی تھیں کہ اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔ ہر وقت دعائیں کرنے والی تھیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہمیں یہ نصیحت کیا کرتی تھیں کہ خلیفہ کا دامن کبھی نہ چھوڑنا، خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ پردے کا انتہائی اہتمام کرنے والی تھیں۔ جہاں بھی پردے میں کمزوری دیکھتیں بڑے اچھے انداز میں سمجھا دیتیں تاکہ دوسروں کو برا بھی نہ لگے۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپا سلیمہ میر صاحبہ سے لجنہ کراچی کی طویل خدمت لی آپ اس دنیا میں نہیں رہیں لیکن آپ کی تربیت یافتہ ممبرات دنیا کے کونے کونے میں لجنہ کے کام کرتی ہوئی آپ کا نام اور کام زندہ رکھیں گی۔

امۃ النور صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں کہ سلیمہ میر صاحبہ انتہائی محبت کرنے والی بے غرض انتہائی منکسر المزاج اپنی ذات کو پیچھے رکھ کر دوسروں کے کام کو بے انتہا سراہنے والی ہنس مکھ خاتون تھیں۔

کراچی کی سیکرٹری اشاعت لکھتی ہیں کہ آپا سلیمہ میر صاحبہ کے ساتھ 1986ء سے کام کرنے کا موقع ملا میں نے انہیں انتہائی غریب پرور اور منکسر المزاج پایا۔ ایک موقع پر کراچی کی پرجوش خدمت گزار خاتون جو کسی وجہ سے جماعت سے پیچھے ہٹ گئی تھیں ان کے بارے میں پتا لگا کہ وہ شدید بیمار ہیں اور ان کے پاس جماعت کے بعض نوادرات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں اور رہنمائی میں سلیمہ صاحبہ کی سرپرستی میں بڑی حکمت سے ان سے رابطہ کیا گیا مگر کچھ حاصل ہونے سے پہلے وہ وفات پاگئیں ان کی ایک رشتہ دار سے کہا کہ اگر اس طرح کا کوئی سامان ان کا آپ کے پاس ہے تو ہمیں دے دیں ہم قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ایک صندوق مل گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھے ہوئے خطوط تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحریرات تھیں۔ اور صندوق بھی تاریخی تھا۔ اس کو بڑی حکمت سے انہوں نے لیا۔

ہر لکھنے والے نے یہی لکھا ہے کہ بڑی باوقار، باحوصلہ، صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والی، نیکیوں پر قائم رہنے والی، نیکی کی تلقین کرنے والی، اپنے ہوں یا غیر سب کو نصیحت کرتی تھیں۔ توکل علی اللہ بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر وقت راضی ہونے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی بیٹیوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 30 March 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB